

اسٹیٹ بینک نے پالیسی ریٹ 50 پیس پوائنٹس گھٹا کر 9 فیصد کر دیا

اسٹیٹ بینک نے 24 جون 2013ء سے پالیسی ریٹ 50 پیس پوائنٹس کم کر کے 9 فیصد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ فیصلہ اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے مرکزی بورڈ آف ڈائریکٹرز نے آج کراچی میں گورنر اسٹیٹ بینک جناب یاسین انور کی صدارت میں ہونے والے اجلاس میں کیا۔

زری پالیسی کے فیصلے کے مطابق اسٹیٹ بینک نے توازن ادائیگی کی صورتحال کو درپیش خطرات کے مقابلے میں گرتی ہوئی گرانٹی اور نجی شعبے کے پست قرضوں کو زیادہ اہمیت دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

زری پالیسی کے فیصلے کا مکمل متن مندرجہ ذیل ہے:

مئی 2013ء کے انتخابات کے بعد سیاسی فضا واضح ہونے کی وجہ سے احساسات میں مثبت تبدیلی دیکھنے میں آئی ہے۔ اس کی دو مثالیں حکومتی تمسکات کی نیلامی میں بینکوں کا رویہ اور اسٹاک مارکیٹ کا ردعمل ہیں۔ اہم بات یہ ہے کہ اسٹیٹ بینک کی جانب سے کیے گئے سرویز میں صارفین کے اعتماد، متوقع معاشی حالات اور گرانٹی کی توقعات میں نمایاں بہتری آئی ہے۔ تاہم بیرون ملک سے رقوم کی آمد کی عدم موجودگی اور بینکاری نظام سے بلند مالیاتی قرضے سخت معاشی چیلنج بنے ہوئے ہیں خصوصاً زری پالیسی کے لیے۔ اسی طرح بجلی کی قلت اور امن و امان کے حالات نمو کی راہ میں بڑی رکاوٹیں ہیں۔

گذشتہ سال کے دوران گرانٹی میں تقریباً مسلسل اور وسیع البیادگی کا گرانٹی، جو زری پالیسی کے فیصلوں میں اہم متغیر ہے، کے منظر نامے پر سازگار اثر پڑا ہے۔ مئی 2013ء میں سال بسال گرانٹی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت (CPI) 5.1 فیصد تھی جبکہ قومی گرانٹی کا تراشیدہ اوسط (trimmed measure of core inflation) 6.7 فیصد تھا جو اکتوبر 2009ء کے بعد پست ترین سطحیں ہیں۔ مالی سال 13ء کے لیے اوسط گرانٹی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت 9.5 فیصد کے ہدف سے کم از کم دو فیصدی درجے نیچے رہنے کی توقع ہے۔

تاہم تازہ ترین بجٹ میں حکومت نے جنرل بیلنٹنکس میں ایک فیصدی درجہ اضافہ کر کے اسے 16 سے 17 فیصد کرنے اور بعض اشیاء و خدمات کے لیے ٹیکس کے ڈھانچے میں تبدیلیوں کا اعلان کیا ہے۔ علاوہ ازیں حکومت بجلی کے نرخوں میں مرحلہ وار اضافہ کرنے پر غور کر رہی ہے۔ ابھی یہ طے نہیں ہوا کہ یہ اضافہ کب کب اور کتنا ہوگا۔ چنانچہ خطرہ ہے کہ مالی سال 14ء میں اوسط گرانٹی اس سال کے 8 فیصد کے اعلان کردہ ہدف سے تجاوز کر سکتی ہے۔ تاہم معیشت میں مجموعی طلب معتدل رہنے کی توقع ہے جو گرانٹی کو کسی قدر کم کر سکتا ہے۔

گرانٹی کے موجودہ زوال پذیر رجحان کی عکاسی سست حقیقی معاشی سرگرمی کی شکل میں دیکھی جاسکتی ہے خصوصاً نجی سرمایہ کاری کے اخراجات میں۔ جی ڈی پی کی نمو توانائی کی قلت اور امن و امان کی صورتحال کی وجہ سے پچھلے چند برسوں سے مشکلات کا شکار ہے اور یہ سال بھی مستثنیٰ نہیں۔ مالی سال 13ء کے لیے جی ڈی پی نمو کا عبوری تخمینہ 3.6 فیصد ہے جو سال کے ہدف 4.3 فیصد سے کم ہے۔ اسی طرح نجی معین تشکیل سرمایہ (private fixed capital formation) 1.8 فیصد کم ہوا ہے جو مسلسل پانچویں سال ہونے والی کمی ہے۔ اگرچہ بڑے پیمانے پر ایشیا سازی (LSM) کے شعبے میں کچھ حوصلہ افزا پیش رفت ہوئی ہے، یعنی اپریل 2013ء میں 4.8 فیصد، تاہم اسے ابھرتا ہوا رجحان قرار دینا قبل از وقت ہوگا۔

گرانٹی کا زوال پذیر رجحان اور جی ڈی پی کی امکان سے کم نمو پالیسی ریٹ میں مزید کمی کے حق میں جاتے ہیں۔ یہ استدلال دو طرفہ ہے۔ اول، اسٹیٹ بینک پچھلے چند برسوں کے دوران اپنے زری پالیسی کے فیصلوں میں گرانٹی کو قدرے بلند ترجیح دیتا رہا ہے۔ چنانچہ ایسا کرتے رہنا زری پالیسی کے موقف میں یکسانیت کی نشاندہی کرے گا۔ دوم، پالیسی ریٹ میں مزید کمی کے بغیر حقیقی شرح سود۔۔۔ پالیسی ریٹ منہا متوقع گرانٹی۔۔۔ گرتی ہوئی گرانٹی کے باعث بڑھے گی۔ بلند حقیقی شرح سود معیشت میں نجی سرمایہ کاری کے لیے مددگار نہیں ہوتی۔

تاہم جیسا کہ پچھلے زری پالیسی فیصلے میں کہا گیا، توازن ادائیگی کی موجودہ صورتحال اور مالیاتی کھاتوں میں ساختی عدم توازن (structural imbalance) محتاط رویے کا تقاضا کرتے ہیں۔ توازن ادائیگی

پردہ او کی صورت حال پچھلے دو زری پالیسی فیصلوں میں پالیسی ریٹ کو 9.5 فیصد پر برقرار رکھنے میں اہم عنصر تھی۔ بنیادی دلیل یہ رہی ہے کہ روپے کی شکل میں موجود اثاثوں پر منافع اتنا کم کشش ہونا چاہیے کہ ڈالر کی سٹہ بازار طلب کی حوصلہ شکنی ہو۔

پچھلے زری پالیسی فیصلے کے بعد سے اب تک توازن ادائیگی کی صورت حال کے جائزے میں کوئی خاص تبدیلی نہیں ہوئی۔ بیرونی جاری کھاتے کا خسارہ قابو میں رہنے کی توقع ہے یعنی مالی سال 13ء کے لیے جی ڈی پی کے ایک فیصد کے لگ بھگ، جس سے بیرونی کھاتوں میں اس ذریعے سے بہت کم خطرہ ظاہر ہوتا ہے۔ حقیقی چیلنج بیرون ملک سے آنے والی رقوم کا فقدان ہے۔ جاری کھاتے کے چھوٹے سے خسارے کو پورا کرنے کے بجائے رواں مالی سال کے پہلے گیارہ ماہ کے دوران مجموعی خالص 143 ملین ڈالر کی سرمایہ جاتی اور مالی رقوم ملک سے باہر گئی ہیں۔ اس میں آئی ایم ایف کو جاری قسطوں کی ادائیگیاں جمع کر لیں تو یہ واضح ہو جاتا ہے کہ زرمبادلہ کے ذخائر پر دباؤ کم نہیں ہوا ہے۔ 14 جون 2013ء تک اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر 6.2 ارب ڈالر ہیں۔

تاہم دو تبدیلیاں ایسی ہیں جنہیں اجاگر کرنا ضروری ہے۔ اول، جیسا کہ پہلے ذکر ہوا، احساسات میں نمایاں تبدیلی آئی ہے جو نجی رقوم کی آمد پر سازگار اثر مرتب کر سکتی ہے۔ مجموعی معاشی صورت حال کے علاوہ سرمایہ کاری کے فیصلے کرتے وقت سیاسی یقینی کیفیت کو بھی ملحوظ رکھا جاتا ہے جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ مستقبل میں کچھ عرصے تک معاشی پالیسیاں جاری رہیں گی۔ دوم زوال پذیر گرانی نے روپے کی شکل میں موجود اثاثوں پر نسبتی حقیقی منافع بڑھا دیا ہے۔ اس سے نامیہ منافع میں کچھ کمی کی گنجائش پیدا ہو سکتی ہے جو بیرونی کھاتوں کے مسائل کے باوجود وسیع تر معاشی صورت حال کا احاطہ کر سکتی ہے۔

اس تناظر میں مالیاتی صورت حال پر بہت انحصار ہے۔ مالی سال 13ء کا مالیاتی خسارہ تخمینے کے مطابق جی ڈی پی کے 8.8 فیصد تک پہنچنے کا امکان ہے جو پچھلے تینوں سے خاصا زیادہ ہے۔ انحراف کی وجہ سستی اور جانی پہچانی ہے۔۔۔ بمعنی ٹیکس اصلاحات کے فقدان کی وجہ سے پست ٹیکس محاصل اور شعبہ توانائی کے مسائل سے نئے بغیر غیر ہدنی زراعت (subsidies) کا جاری رہنا۔ مالی سال 14ء کے لیے وفاقی حکومت نے جی ڈی پی کے 6.3 فیصد کے عبوری ہدف کا اعلان کیا ہے۔

زری پالیسی کے نقطہ نظر سے مالیاتی پوزیشن پر ماکاری کا دباؤ مسئلہ کی وجہ ہے۔ مالی سال 13ء میں تقریباً صفر خالص بیرونی ماکاری کے باعث 8.8 فیصد کے خاصے بڑے خسارے کو پورا کرنے کا بوجھ غیر متناسب طور پر ملکی وسائل پر پڑا ہے خصوصاً بینکاری نظام پر۔ یکم جولائی تا 7 جون مالی سال 13ء کے دوران اعانت میزانیہ کے لیے بینکاری نظام سے مالیاتی قرض 1230 ارب روپے تھا جس میں اسٹیٹ بینک سے لیے گئے 413 ارب روپے شامل تھے۔ اتنے زیادہ قرضوں کی وجہ سے نظام کی سیالیت اور اس کے نتیجے میں قبیل مدتی شرح سود پر دباؤ رہا ہے اور نجی شعبے کے قرضے کی موگھٹ رہی ہے۔

اگر معیشت کو ابھرتے ہوئے مثبت احساسات سے فائدہ اٹھانا ہے اور ملکی بیرونی سرمایہ کاروں کو ترغیب دینی ہے تو ایک اصلاحات پر مبنی اور معتبر وسط مدتی مالیاتی منصوبے کا نفاذ لازمی ہے۔

چنانچہ اسٹیٹ بینک کے مرکزی بورڈ آف ڈائریکٹرز نے توازن ادائیگی کی صورت حال کو درپیش خطرات کے مقابلے میں گرتی ہوئی گرانی اور نجی شعبے کے پست قرضوں کو زیادہ اہمیت دی ہے اور پالیسی ریٹ 24 جون 2013ء سے 50 پیسے پوائنٹس کم کر کے 9 فیصد کیا جا رہا ہے۔

☆☆☆